شیخ عبدالحق محدث دہلوی نے حدیث کی مشہور کتاب مشکوٰۃ المصابیح کی عربی اور فارسی میں جو دو شرحیں لکھی تھیں توان کے ساتھ مصطلحاتِ حدیث پر ایک رسالہ بھی تصنیف کیا تھا جو مقدمہ شیخ" کے نام سے مشہور اور مشکوٰۃ کے شروع میں مطبوع ہے۔ یہ مقدمہ اربابِ علم واصحابِ مدارس میں متداول اور مقبول ومعروف رہا ہے اور حقیقت یہ ہے کہ اپنے موضوع پر یہ بھی بہت جامع اور منضبط لیکن بایں ہمہ اس کی حیثیت محض ایک متن کی ہے اور اس بنا پر اس کے بعض مطالب مبہم اور گنجلک ہیں اس لئے بعض علما نے اس کی شرح لکھی ہے اور بعض نے صرف اردو ترجمہ پر اکتفا کیا ہے فاضل مولف نے جو وسعت علم کے ساتھ اپنی دقتِ نظر اور اجتہادِ فکر کے باعث علما کے طبقہ میں ایک ممتاز مقام رکھتے ہیں۔ اس رسالہ کا اپنی لکھنؤ کی شستہ ورفتہ اردو زبان میں شگفتہ اور سلیس ترجمہ کیا ہے اس پر حواشی بھی لکھے ہیں اور اس کی شرح بھی کی ہے۔ جہاں تک شرح کا تعلق ہے مولانا نے صرف متن کی عبارت کو نہایت سلجھے ہوئے اور واضح انداز میں بیان کر دینے پر بس نہیں کیا بلکہ جن محدثین کا ذکر آیا ہے ان کا مع سنینِ وفات وغیرہ کے تعارف کرایا ہے اور جہاں بعض عبارتوں کی توجیہہ میں اربابِ فن کے اقوال مختلف تھے ان کو مع حوالہ کے بیان کرنے کے بعد خود اپنی طرف سے ان کی معقول اور مدلل توجیہہ کی ہے جس سے کم از کم مولانا کی طباعی و ذہانت اور جدتِ طبع پر روشنی پڑتی ہے اس حیثیت سے یہ رسالہ مدارسِ عربیہ کے طلبا کے علاوہ فنِ حدیث کے اساتذہ اور علما کے لئے بھی بہت مفید اور بصیرت افروز ہے۔ اور انہیں اس کا مطالعہ کرنا چاہیئے۔

تذکرہ مشائخ دیوبند از مولانا مفتی عزیز الرحمٰن بجنوری تقطیع متوسط ضخامت ۳۴۴ صفحات کتابت وطباعت بہتر قیمت مجلد آٹھ روپے پتہ: مدنی دارالتالیف۔ بجنور (یوپی)

اس کتاب کا پہلا اڈیشن ۵۹ء میں شائع ہوا تھا یہ دوسرا اڈیشن ہے جس میں فاضل مولف نے بقول خود بہت سے مشائخ کے حالات کا اضافہ کیا ہے اور سنینِ وفات کے اعتبار سے ترتیب قائم کی ہے۔ اس طرح اگرچہ قالب وہی ہے لیکن چولا بدلا ہوا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ اگر "دیوبند" سے مراد "مسلک دیوبند" لیا جائے (اور موصوف کی مراد بھی یہی ہے) تو یہ دائرہ آتنا وسیع ہو جاتا ہے اور ہر شیخ کے